20

ہماری جماعت کو موجودہ ایام میں کثرت کے ساتھ درود پڑھنا چاہیے

(فرمودہ 18 مئی 1956ء بمقام خیبر لاج مری)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"اسلام کا بھیجنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن اِس دنیا پر اس کا مرکزی نقطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آجکل جو دنیا میں چاروں طرف اسلام کے خلاف فتنے پیدا ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کے مِٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں ان سارے حملوں کا مرکز بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی کو بنایا جاتا ہے۔ عیسائیت کی دشمنی تو درحقیقت اسلام سے ہونی چاہیے کیونکہ وہ ایک مذہب ہے لیکن اگر عیسائیوں کو دیکھا جائے تو ان کی زیادہ تر کتابیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے خلاف ہی لکھی گئی ہیں۔ پس اِن فتنوں کے ایام میں ہماری جماعت کو کثرت سے درود پڑھنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ برکات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور یہ فتنے دنیا سے مِٹ جائیں۔

تھوڑے ہی دن ہوئے صبح کے قریب اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کی یہ آیت

میری زبان پر الہاماً نازل ہوئی کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا 1 اِس کے بعد متواتر ایک لمبے عرصہ تک میری زبان پر درود جاری رہا۔ میں نے دیکھا ہے اور بعض احمدی نوجوانوں کی طرف سے بھی مجھے ایسے خطوط ملے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں درود پڑھنے کی عادت ہے اور وہ رات کو کثرت سے اس کا ورد کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں انہیں اعلیٰ درجہ کی خوابیں نظر آتی ہیں۔ گویا یہ ایک نقد بہ نقد انعام ہے جو انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مل رہا ہے۔ پس موجودہ فتنوں کو دیکھتے ہوئے اور تفرقوں کو دیکھتے ہوئے اور دشمنوں کو دیکھتے ہوئے تمام احمدیوں کو عموماً اور نوجوانوں کو خصوصاً اس بات کی عادت ڈالنی چاہیے کہ وہ کثرت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود بھیجیں۔ کیونکہ درود ایک دعا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے مدارج کو بلند فرمائے۔

آجکل سب سے بڑا فتنہ اسلام کے خلاف عیسائیت کا ہے اور عیسائیت اِس بات کی مدعی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور درود میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے خدا! یہ جتنی ترقیاں عیسائیت کو مل رہی ہیں یہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اُن وعدوں کی وجہ سے ہیں جو تُو نے ان سے کیے تھے۔ ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ ابراہیمی وعدوں کی وجہ سے اس کی ایک شاخ جو اسحاقؑ سے تعلق رکھتی تھی اُس پر جو تُو نے فضل کیے ہیں اُس سے بڑھ کر اسمٰعیل کی نسل یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے تعلق رکھنے والوں پر نازل فرما۔ اگر اُدھر سے اللہ تعالیٰ اپنی برکتیں ہٹا لے اور اُن کا رُخ اِدھر پھیر دے تو عیسائیت ایک دن میں ختم ہو جاتی ہے۔ عیسائیت کا سارا زور محض اِس وجہ سے ہے کہ ابراہیمؑ کے وعدے اسحٰقؑ کی نسل سے پورے ہو رہے ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اِتنے زور سے درود پڑھیں کہ وہ پرنالہ بند ہو جائے اور اسمٰعیلی پرنالہ بہنے لگے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اور جسمانی آل پر

اُس سے کہیں زیادہ فضل نازل ہونے شروع ہو جائیں جو اسحاقؑ کی نسل پر نازل ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو جس طاقت پر آج عیسائی ناچ رہے ہیں وہ بالکل ختم ہو جائے۔

کہتے ہیں کوئی مسافر کسی شہر میں آیا اور ایک آدمی کے پاس مہمان ٹھہرا۔ گھر کے لوگوں نے اُس سے کہا کہ ہم آپ سے ایک مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ ہمارے گھر میں ایک چوہا ہے جو کسی چیز کو نہیں چھوڑتا۔ ہم چھینکے پر بھی رکھتے ہیں اور اُسے چھت کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں تو وہ کُود کر وہاں پہنچ جاتا ہے۔ اگر ڈھک کر رکھیں تو وہ کسی نہ کسی طرح ڈھکنے کے نیچے پہنچ جاتا ہے اور اگر ماروتو اُسے چوٹ نہیں لگتی۔ مسافر کہنے لگا اُس کے سوراخ کو کھودیں اندر سے ضرور روپیہ نکلے گا۔ کیونکہ روپیہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے سوراخ کھودا تو اُس میں سے اشرفیوں کی ایک تھیلی نکلی جسے وہ کہیں سے کھینچ کر اندر لے گیا تھا۔ انہوں نے وہ تھیلی اپنے پاس رکھ لی۔ اس کے بعد چوہا نکلا اور اُس نے چاہا کہ وہ کُود کر چھینکے پر پہنچ جائے مگر ذرا اُچھلے تو زمین پر گر جائے۔ اِسی طرح عیسائی دنیا جو آج طاقت پکڑ رہی ہے اس کے پیچھے ابراہیمی وعدے ہیں جو اسحٰقؑ کی نسل سے پورے ہوئے ہیں۔ اِس کا علاج یہی ہے کہ ہم یہ سونے کی تھیلی نکال لیں اور درود پڑھ پڑھ کر اسحاقؑ کی نسل کے ساتھ تعلق رکھنے والے وعدے اسمٰعیلؑ کی نسل کی طرف لے آئیں۔ اِس کے نتیجہ میں یہ چوہا اِتنا کمزور ہو جائے گا کہ ایک فٹ بھی نہیں کُود سکے گا اور اسمٰعیلی نسل جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع شامل ہیں انہیں طاقت مِل جائے گی اور وہ ایسے ایسے عظیم الشان کام کرنے لگ جائیں گے جو عیسائیت بھی نہیں کرسکی۔ پس یہ دن ایسے ہیں جن میں کثرت سے درود پڑھنا چاہیے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی سلامتیوں اور برکتوں اور رحمتوں کا نزول مانگنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشگوئیاں صرف ایک بیٹے کے لیے نہیں تھیں بلکہ دونوں بیٹوں کے لیے تھیں۔ ان کی اولاد میں اسحاقؑ بھی تھے جن کی روحانی اور جسمانی اولاد میں عیسائی اور یہودی پیدا ہوئے لیکن ان کی اولاد میں اسماعیلؑ بھی تھے۔ اگر وہ برکتیں اِدھر منتقل ہو جائیں اور ان کا راستہ بند ہو جائے تو وہ ساری برکتیں جن کی وجہ سے وہ اپنی شان دِکھا رہے ہیں ختم ہو جائیں اور اس چوہے کی طرح جس کے

سوراخ سے اشرفیوں کی تھیلی نکال لی گئی تھی وہ بھی دل برداشتہ اور کمزور ہو جائیں۔

پس آجکل خصوصیت سے درود پڑھنا چاہیے۔ اِس کے نتیجہ میں یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوں گے اور خود درود پڑھنے والے کی روحانیت میں بھی ترقی ہو گی۔ جب کوئی شخص درود پڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ جب میرا یہ کمزور بندہ میرا کام کر رہا اور میرے رسولؐ کے لیے دعائیں کر رہا ہے تو میں طاقتور خدا ہو کر اس کی کیوں مدد نہ کروں۔ پس جو کچھ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مانگتا ہے اس میں وہ خود بھی حصہ دار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ درود کی دعا میں بھی شامل ہوتا ہے چنانچہ جب وہ کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تو جو بھی سچا مسلمان ہے وہ آلِ رسول میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ دعائیں کرتا ہے تو ساری دنیا کی آلِ محمد کے لیے کرتا ہے جس میں وہ خود بھی شامل ہوتا ہے۔ پس یہ دعا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اُتنی نہیں جتنی اپنے لیے ہے۔ اِس کے علاوہ اَور کوئی دعا ایسی نہیں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہوں اور امتِ محمدیہ بھی شامل ہو۔ صرف درود ایسی دعا ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساری امت محمدیہ شامل ہے۔ یوں تو کوئی مسلمان انڈونیشیا میں رہ رہا ہے، کوئی مصر میں رہ رہا ہے، کوئی شام میں رہ رہا ہے، کوئی لبنان میں رہ رہا ہے، کوئی فلسطین میں رہ رہا ہے، کوئی سعودی عرب میں رہ رہا ہے، کوئی افغانستان میں رہ رہا ہے، کوئی یورپ میں رہ رہا ہے اگر نام لے لے کر دعا کی جائے تو انسان کس کس کے لیے دعا کر سکتا ہے۔ لیکن جب ہم درود پڑھتے ہیں تو بغیر نام لیے ہم تمام مسلمانوں کو اپنی دعا میں شامل کر لیتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تو ہم ہر انڈونیشین مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں، ہر چینی مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں، ہر فلپی مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں، ہر ملائی مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اِسی طرح ہر امریکن، ہر انگریز، ہر جرمن، ہر سَوِس اور ہر ڈچ مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں، ہر ہندوستانی مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں، ہر پاکستانی مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں، ہر ایرانی مسلمان کے لیے دعا کرتے ہیں، ہر پٹھان کے لیے دعا کرتے ہیں۔ غرض دنیا کے کسی ملک

اور کسی علاقہ کے مسلمان کو بھی ہم اپنی دعا سے محروم نہیں کرتے۔ یہ کتنا عظیم الشان فائدہ ہے جو اس دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔

کسی نے کہا ہے کہ کُلُّ صَیْدٍ فِیْ جَوْفِ الْفَرَاءِ۔ فَرَاء 2 کے پیٹ میں سارے شکار شامل ہیں۔ اِسی طرح یہ دعا ایسی ہے کہ نہ آقا اِس سے باہر رہتا ہے اور نہ اُمتِ محمدیہ کا کوئی اَور فرد باہر رہتا ہے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا حربہ ہے جس کے استعمال میں غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ اور اِتنی کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہییں کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑک اُٹھے اور وہ مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔ اور جس طرح اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں کیا تھا اُسی طرح وہ اب بھی کرے۔ چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے موسیٰؑ آئے جو اسحاقؑ کی نسل میں سے تھے۔ اِسی طرح داؤدؑ آئے، سلیمانؑ آئے، حزقیلؑ آئے، یرمیاہؑ آئے، یسعیاہؑ آئے، زکریاؑ آئے، عیسیٰؑ آئے۔ یہ سارے کے سارے حضرت اسحاقؑ کی نسل میں سے تھے۔ پھر جس طرح کہتے ہیں "سَو سُنار کی ایک لوہار کی" اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھیج دیا جو اِن ساروں سے بڑھ گئے۔ اِسی طرح یورپین قوموں کو جو اَب طاقت حاصل ہے یہ اُن وعدوں کی وجہ سے ہے جو اسحاقؑ کی نسل سے کیے گئے تھے۔ اگر اب اسمٰعیلؑ کی نسل سے اُس کے وعدے پورے ہونے شروع ہو جائیں تو یہ اِس طرح ختم ہو جائیں جس طرح حزقیلؑ، یرمیاہؑ، یسعیاہؑ، زکریاؑ اور یحیٰؑ وغیرہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آنے کے ساتھ ختم ہو گئے تھے اور اسلام کو وہ شان و شوکت حاصل ہو جائے گی جو مسلمانوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے"۔ (الفضل 29 مئی 1956ء)

1: الاحزاب: 57

2: اَلْفَرَاءُ: حمار الوحش: جنگلی گدھا (لسان العرب جلد 7 صفحہ 46 زیر لفظ "اَلْفَرَأُ")